

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 21 جون 2008ء برابر طبق 16 جمادی الثانی 1429 ہجری بروز ہفتہ بوقت شام چھ بجکر میں  
منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر محمد اسلام بھوتانی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔  
جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

يَا يُهَا الَّذِينَ امْنَوْا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعُلْ ذَالِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَسِرُونَ ۝ وَانْفَقُوا مِنْ مَا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدٌ كُمُ الْمُؤْتُ فَيَقُولُ رَبِّ لَوْلَا أَخْرَتَنِي إِلَى أَجْلٍ قَرِيبٍ لَا فَاصَدَقُ وَأَكُنْ مِنَ الصَّلِحِينَ ۝ وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجْلُهَا وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ ط

(بیانہ نمبر ۲۸ سورہ المناافقون آیت نمبر ۹ تا ۱۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! غافل نہ کر دیں تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے۔ اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ خمارے میں ہیں۔ اور خرچ کرو کچھ ہمارا دیا ہوا اس سے پہلے کہ آپنے تم میں کسی کو موت۔ تب کہہ اے رب کیوں نہ ڈھیل دی تو نے مجھ کو ایک تھوڑی سی مدت کہ میں خیرات کرتا اور ہو جاتا نیک لوگوں میں۔ اور ہرگز نہ ڈھیل دیگا اللہ کسی کو جب آپنچا اس کا وعدہ اور اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو۔  
جناب اسپیکر: پہلے چیز میں آف پینل کا اعلان ہو جائے۔ سیکرٹری اسمبلی اس اجلاس کے لئے چیزیں میں  
کے پینل کا اعلان کر دیں۔

سیکرٹری اسمبلی: بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کا رجسٹری 1974ء کے قواعدہ نمبر 13 کے تحت حسب ذیل ارکین اسمبلی کو اس اجلاس کے لئے صدر نشین مقرر کیا ہے:-  
1۔ شیخ جعفر خان مندو خیل صاحب۔

- 2۔ محترمہ شمینہ رازق صاحبہ۔
- 3۔ جناب جعفر جارج صاحب۔
- 4۔ ڈاکٹر فوزیہ نذری مری صاحبہ۔

جناب اپیکر: سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

### رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی: معزز ممبر سردار یار محمد رندجی مصروفیات کی وجہ سے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے ہیں۔  
روال پورے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

معزز ممبر ظہور حسین خان کھوسہ کوئٹہ سے باہر ہیں روال اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ ممبر صاحب نے  
رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟  
(رخصتیں منظور ہوئیں)

جناب اپیکر: منظر ایریگیشن آن پوائنٹ آف آرڈر۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاشی و برقيات): جناب! گزشتہ بیس چھپیں دن سے سارے بلوچستان میں بھلی  
کا ایک شدید بحران ہے۔ چھ چھ گھنٹے بھلی دی جاتی ہے لیکن اس کی ووثیق بالکل صحیح نہیں ہے جس سے پچھے  
بھی نہیں چلتے ہیں۔ بلوچستان کے لوگوں کا ذریعہ آمدنی ٹیوب ویلوں پر ہے زراعت پر ہے میں سمجھتا ہوں  
کہ اس وقت بلوچستان میں اربوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ میں آپ کے توسط سے التماس کرتا ہوں  
جناب وزیر اعلیٰ سے کہ یہ جو زمینداروں کو اربوں کا نقصان ہوا ہے یہ سارے نقصان کیسکو سے لئے جائیں  
ورنہ لوگ اس قابل نہیں ہون گے کہ کوئی بل ادا کر سکیں۔ آپ کو علم ہے کہ لوگ جاتے ہیں اور کمیشن پر پیسے  
لیتے ہیں اور اسی آسرے پر کافی نصف پیسے والیں کر دیں گے۔ لیکن بلوچستان کے زمیندار اتنے مقروض  
ہو چکے ہیں ان میں اتنی سکت نہیں ہے کہ وہ کچھ کر سکیں میں اس ایوان کے توسط سے وزیر اعلیٰ سے  
درخواست کرتا ہوں کہ وہ کل ہی کیسکو کے چیف کے ساتھ میٹنگ رکھیں تاکہ اس سے بات کی جائے اور  
اس سے یہ طے کی جائے کہ کب تک یہ بھلی بحال ہو گی آج بیس چھپیں دن سے بھلی نہیں ہے آپ اس چیز کا

اندازہ نہیں کر سکتے ہیں کہ ہمارے علاقوے میں کتنی گرمی ہے وہاں روز روڑ بلاک ہے روز شتر ڈاؤن ہٹرال ہے۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! آپ خود بجلی کے وزیر ہیں۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاشی و بر قیات): جناب! میں وہ وزیر نہیں ہوں جو میرے پاس کوئی پاور ہو۔ چار کھمبے ہم سے مرمت اب تک نہیں ہو سکے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ حکومت کے ساتھ اس کوئیک آپ کریں۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاشی و بر قیات): ہم جب بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں یہ ہمارا نہیں ہے یہ مرکز کے پاس ہے۔ اور اس میں اتنی تخریب کاری ہوتی ہے کہ ہم لوگ کھمبے نہیں لگا سکتے ہیں۔ جب ہم ان کو بلاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ وہاں اتنی گرمی ہے ہمارے آدمی کا نہیں کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: thank you آپ اور وزیر اعلیٰ مل کر کریں۔ یہ آپ کے مجھے سے related ہے اچھی بات ہے ریکارڈ پر آگئی ہے۔ جی وزیر مواصلات و تعمیرات کیا پونٹ آف آرڈر ہے؟

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب اسپیکر! آج شہید جمہوریت محترمہ بنینظیر بھٹو صاحبہ کی برسی ہے وہ شہید ہو چکی ہیں۔ جن کی قربانیوں کی وجہ سے آج یہ پارلیمنٹ وجود میں آئی اس ملک میں ایک آمرور دی پہنچا ہوا تھا جو بھی طاقت کے بغیر نہیں جاتے پیپلز پارٹی کی عوامی جدوجہمد کے نتیجے میں وردی اتارنے پر مجبور ہوا۔ ہم آپ کے اور اس ایوان کے توسط سے محترمہ بنینظیر بھٹو کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کے لئے فاتحہ پڑھی جائے۔

جناب اسپیکر: فاتحہ خوانی کی جائے۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب اسپیکر: جی منستر لیبر آن پونٹ آف آرڈر۔

مولوی محمد ورموئی خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): جناب! جب ہم صحیح اخبار اٹھا کر پڑھتے ہیں تو روزانہ چار پانچ بندے شہید ہو چکے ہوتے ہیں۔ سب کے لئے فاتحہ ہونی چاہئے لیکن ہمارے ایک سینئر

ایم بی آر جو اس صوبے کے سینئر افسران میں سے تھے وہ وفات پا گئے ہیں۔ اور اس نے پر خلوص خدمت کی ہے۔ اس کے علاوہ تحصیل ناظم ہر نائی شہید ہو گئے ہیں۔ تحصیل ناظم گلستان ایک حادثہ میں فوت ہو چکے ہیں ان سب کے لئے ہم فاتح خوانی تو کر سکتے ہیں۔ ان کو شہادت سے نہیں بچاسکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! سب کے لئے فاتح کریں۔  
(فاتح خوانی کی گئی)

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ میر محمد عاصم کرد گیلو بجٹ سال 09-2008ء ایوان میں پیش کریں۔  
میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔  
جناب اسپیکر!

میں تھہ دل سے خداوند کریم کا مشکور ہوں کہ اُس نے مجھے اس معزز ایوان کے سامنے صوبہ بلوچستان کے 09-2008ء کا بجٹ پیش کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ یہ موجودہ صوبائی جمہوری حکومت

کا پہلا بجٹ ہے۔

جناب اسپیکر!

2۔ مجھے یہ کہتے ہوئے انہائی مسروت اور فخر محسوس ہوتا ہے کہ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔ دوسری طرف یہ امر بھی میرے لیئے باعث تشویش ہے کہ بلوچستان ترقی کے مختلف شعبوں میں، جن میں تعلیم، صحت، پانی، بجلی، زراعت، لا یوٹسٹاک اور معدنیات وغیرہ شامل ہیں، وہ ترقی حاصل نہیں کر سکا جس کا خواب بلوچستان کے ہر فرد نے دیکھا ہے۔ محل وقوع کے اعتبار سے بلوچستان ایک انہائی اہم جگہ پر واقع ہے اور اللہ رب العزت نے اس خطے کو قدرتی وسائل کی دولت سے بھی مالا مال کیا ہے۔

3۔ بلوچستان کو اس ملک کا رقبے کے اعتبار سے بڑا صوبہ ہونے کے علاوہ اور بہت سے اعزازات حاصل ہیں جن میں مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں:-

(i) بلوچستان وسیع و عریض سمندر کا مالک ہے جہاں بے پناہ قدرتی وسائل موجود ہیں۔  
(ii) ملک کی دو تھائی ساحلی شاہراہ بلوچستان کے حصے میں آتی ہے۔

- (iii) بلوچستان نے سوئی گیس کے ذخائر سے ملک کی معاشری ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے  
 (iv) بلوچستان کے معدنی وسائل کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔  
 (v) بلوچستان کا محل و قوع تجارت کے شاندار موقع فراہم کرتا ہے۔  
**جناب اپسیکر!**

4۔ ان اعزازات کے باوجود بلوچستان گونا گوں معاشری اور معاشرتی مسائل اور چینی بحرب کا شکار رہا ہے جن میں غربت، ناخواندگی، غیر ترقی یافتہ انسانی وسائل، بے روزگاری، غیر مستحکم ادارے، قدرتی وسائل سے مکمل اور بھرپور استفادہ کرنے کی صلاحیتوں کا فقدان شامل ہیں۔  
**جناب اپسیکر!**

5۔ موجودہ جمہوری صوبائی حکومت جناب وزیر اعلیٰ بلوچستان نواب محمد اسلم رئیسانی کی سربراہی میں ایسے رہنمای جمہوری اصولوں کی روشنی میں کام کرنے کا پکارا دہ رکھتی ہے جن کا اصل مقصد اس صوبے کے تمام عوام کی معاشری اور معاشرتی ترقی کے ساتھ ایک مستقل اور پُر امن ماحول کا قیام ہے۔  
**جناب اپسیکر!**

6۔ موجودہ جمہوری حکومت کا یہ اولین عزم ہے کہ بلوچستان کو معاشری اور معاشرتی ترقی کے اعتبار سے تمام دوسرے صوبوں کے شانہ بشانہ لاکھڑا کیا جائے اور اس صوبے کو امن و امان کا گھوارہ بنادیا جائے۔ ہم بلوچستان کو ایک انتہائی مضبوط صوبہ بنادیئے کا پکا عزم رکھتے ہیں۔ بلوچستان کے لئے موجودہ جمہوری حکومت کا ایک نیا وژن ہے۔ اس وژن کو عملی جامعہ پہنانے کے لیے ہم مندرجہ ذیل شعبوں میں ترقی کے ایک نئے دور کا آغاز کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں:-

- (i) ہم بلوچستان کے موجودہ قدرتی وسائل جن میں خاص طور سے معدنی وسائل شامل ہیں سے بھرپور استفادہ کریں گے۔  
 (ii) ہم وہ تمام وسائل بروع کار لائیں گے جن سے اس صوبے کو امن و امان کا ایک گھوارہ بنادیا جائے۔  
 (iii) ہم صوبے کے تمام عوام کی بلا امتیاز خدمت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ لوگوں کو

ترقی اور خوشحالی کے کیساں موقع فراہم ہو سکیں۔

(iv) ہم خاص طور پر تعلیم، محنت، فرائیمی آب اور صحت کے اہم شعبوں میں نمایاں تبدیلیاں لانا چاہتے ہیں۔

(v) ہم ہر طرح کے غیر ضروری اخراجات کو نظرول کر کے اس صوبے کی آمدن کو بڑھانا چاہتے ہیں تاکہ ترقی کے عمل کو تیز کیا جاسکے۔

(vi) ہم اپنے موجودہ انسانی وسائل کو ترقی یافتہ بنانا چاہتے ہیں۔

(vii) ہم اپنے نوجوانوں میں محرومی کا احساس ختم کرنا چاہتے ہیں اور ان کے لئے ملازمتوں کے مناسب موقع فراہم کریں گے۔

(viii) قابل اور ایماندار انتظامیہ کے بغیر ہمارا صوبہ ترقی نہیں کر سکتا لہذا یہ ہمارا اولین مشن ہو گا کہ ہم ایک ایماندار انتظامی ڈھانچہ کی تشکیل کریں تاکہ وہ نیا وزٹن جو ہم بلوجستان کو دینا چاہتے ہیں اُس کی تکمیل ہو سکے۔

جناب اپسیکر!

7۔ اپنے ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم اپنی تمام تر کاوشوں کو بروئے کار لائیں گے۔

جناب اپسیکر!

8۔ میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت کا پہلا بجٹ اس صوبے کے عوام کے لیے خوشحالی کی نوید لائے گا اور ہم سب مل کر اس صوبے کو ترقی کی ایک نئی راہ پر لے جائیں گے اور ترقی کے اس سفر میں ہماری رہنمائی جناب وزیر اعلیٰ بلوجستان نواب محمد اسلم رئیسانی کریں گے۔ اور ہم محترم جناب گورنر بلوجستان نواب ذوالفقار علی مگسی کی ماہرانہ اور قائدانہ صلاحیتوں سے بھی بھرپور استفادہ کریں گے اور ان کا بھرپور تعاون بھی ہمارے ساتھ رہے گا۔

جناب اپسیکر!

9۔ میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ آئندہ مالی سال کے دوران ہم اپنے غیر ضروری اخراجات میں نمایاں کی کریں گے اور اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل اقدامات پختی سے عمل کیا جائے گا:-

- (i) گاڑیوں، مشینری اور دوسری دیرپا اشیاء کی خریداری کے مکمل پابندی رہے گی۔ تاہم خاص حالات میں محکمہ مالیات کی سفارش پروزیرا علی سے منظوری لی جاسکتی ہے۔
- (ii) کسی بھی مد میں خرچ کے لئے اضافی رقم کی فراہمی کیلئے محکمہ خزانہ کی سفارش اور جناب وزیر علی کی منظوری ضروری ہوگی۔
- (iii) پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے حکومت POL کی مد کے خرچ میں کفایت شعاراتی کرے گی تاکہ اس غیر ترقیاتی مد میں بچت کی جائے۔
- (iv) سرکاری محکموں کو تجوہ ہوں کی مدد سے اخراجات دوسری مددات میں منتقل کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔
- (v) سرکاری دعوتوں میں جہاں تک ممکن ہو گا سادگی اختیار کی جائے گی۔
- (vi) بیرون ملک سیمینار میں شرکت اور حکومت کے خرچ پر تربیت حاصل کرنے پر پابندی ہوگی۔ تاہم ایسے سیمینار یا تربیتی کورس میں شرکت کی اجازت ہوگی جن پر وفاقی حکومت یا بیرونی امداد سے رقم خرچ کی جائیگی۔
- (vii) ہوٹلوں میں سرکاری میٹنگوں کے انعقاد پر پابندی ہوگی۔
- جناب اسپیکر!

10۔ حکومت مختلف شعبوں میں نئی اصلاحات متعارف کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلے میں مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے گی:-

- (i) ایک سرکاری بل "بلو چستان پلک اتھارٹی" کے عنوان سے اسمبلی میں پیش کیا جا رہا ہے تاکہ سرکاری محکموں میں تمام طرح کی سرکاری اشیاء کی خریداری ایک واضح ضابطے اور قانون کے مطابق کی جاسکیں۔
- (ii) صوبائی حکومت کے بجٹ کی ایک کثیر رقم واجب الادا پشن کی مد میں خرچ ہوتی ہے

اور یہ واجب الادارہ ہر سال بڑھ رہی ہے۔ اس سلسلے میں حکومت بلوچستان نے ایک قانون "صوبائی ملاز میں پیش فنڈ ایکٹ" صوبائی اسمبلی سے منظور کروایا ہے۔ اب آنے والے مالی سال کے دوران اس کے مطابق مختلف اقدامات کئے جائیں گے۔

(iii) اسی طرح سے ملاز میں کی فلاح و بہبود کیلئے جی۔ پی فنڈ ایکٹ کا اجر ابھی عمل میں لا یا گیا ہے۔ جس کی صوبائی اسمبلی منظوری دے چکی ہے۔ اس ایکٹ کے مطابق علیحدہ سے انوسمنٹ فنڈ کا قیام عمل میں لا یا جائے گا تاکہ حکومت کی مالی مشکلات پر قابو پایا جائے۔

(iv) صوبائی حکومت نے موجودہ مالی قواعد و ضوابط کو مزید ترقیت بنا نے کیلئے دو جدید وں میں "بلوچستان فناں مینوں" بھی ترتیب دیا ہے جو کہ تقریباً 1900 صفحات پر مشتمل ہیں جس میں 1950ء سے لے کر 2007ء تک تمام مالیاتی قواعد و ضوابط، ہدایات، پالیسیاں شامل ہوں گی۔ اس عمل سے تمام سرکاری مکملوں کو بروقت سرکاری کام نہٹانے میں مدد ملے گی۔

11۔ صوبائی حکومت ملاز میں کی فلاح و بہبود کے لئے بہت سے اقدامات اٹھائے گی جن میں مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں:-

(i) ملاز میں کی بنیادی تینوں ہوں میں آنے والے مالی سال میں 20 فیصد اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح ریٹائرڈ ملاز میں کی پیش فنڈ اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ ملاز میں کے میڈیکل الاؤنس اور کنوپس الاؤنس میں بھی اسی طرح سے اضافہ کرنے کی تجویز ہے جس طرح سے وفاقی حکومت نے اپنے ملاز میں کے الاؤنس میں اضافہ کیا ہے۔

(ii) دوران سروں دہشت گردی کے نتیجے میں فوت ہونے والے ملاز میں کے لواحقین

کے لئے مالی مراعات اور مالی معاونت جاری رہیں گی۔

(iii) دوران سروں شہید ہونے والے پولیس ملازمین، لیویز کے ملازمین اور جیل خانہ جات

کے ملازمین کے لواحقین کو شہید ہونے والے ملازم کی پوری تنخواہ کی ادائیگی جاری رہے گی۔

(iv) بی ایف فنڈ میں مرحوم ملازمین اور ان کے بچوں اور بیواؤں کے لئے مراعات جاری

رہیں گی۔

(v) وفات پا جانے والے ملازمین کی لائف انشورنس کی ادائیگی کو قیمتی بنایا جائے گا۔

آنیوالے مالی سال کے دوران 01-01-2009 سے تمام صوبائی ملازمین کی ریٹائرمنٹ پر

آنہیں انشورنس کی مد میں وہ رقم دی جائے گی جو رقم کسی ملازم کی دوران ملازمت فوت ہو جانے پر

دی جاتی تھی۔ اس مقصد کے حصول کے لیے حکومت بلوچستان نے دو طرح کے قوانین بھی بنائے

ہیں جس میں ایک "صوبائی ملازمین کی گروپ انشورنس ایکٹ" اور دوسرا صوبائی ملازمین کی

گروپ انشورنس کے روپ شامل ہیں۔

(vi) آنے والے مالی سال سے گریڈ 1 تا گریڈ 4 کے تمام ملازمین کو ایک اگلا گریڈ دیا

جاری ہے۔

(vii) گریڈ 16 تا گریڈ 21 کے سیکرٹریٹ کے ملازمین کے (Utility) یوٹیلٹی الاؤنس

میں آنے والے مالی سال سے چار سوروپے ماہانہ کا اضافہ کیا جا رہا ہے جبکہ گریڈ 1 تا گریڈ 15 کے

سیکرٹریٹ ملازمین کے اس الاؤنس میں ماہانہ چار سوروپے کا پہلے ہی اضافہ کیا جا چکا ہے۔ اس

طرح سے گورنر سیکرٹریٹ اور چیف منٹری سیکرٹریٹ کے ملازمین کے الاؤنس میں بھی خاطر خواہ

اضافہ کیا گیا ہے۔

(viii) بلوچستان پبلک سروس کمیشن ایک آئینی ادارہ ہے۔ صوبائی حکومت اس ادارے کو مزید کار آمد بنائے گی اور ایسی تمام تر اسامیاں جن پر انتخاب کمیشن کے ذریعے ہونا مقصود ہے کمیشن کے حوالے کی جائیں گی تاکہ صوبے میں نوجوانوں میں بے روزگاری کو کم کرنے میں مدد ملے۔

(ix) صوبائی سلیکشن بورڈ جو صوبے کے ملازمین کو 17 گریڈ سے لے کر 21 گریڈ میں

محکمانہ ترقیوں کی سفارش کرتا ہے اس کے ماہنہ اجلاس باقاعدگی سے بلاۓ جائیں گے تاکہ تمام خالی اسامیوں پر اہل ملازمین کی بلا تاخیر ترقیاں کی جائیں۔

(x) صوبے میں بے روزگاری کو کم کرنے کے لئے صوبائی حکومت سال 2008-09ء

میں تقریباً 2425 نئی اسامیوں کی منظوری دے رہی ہے۔

جناب اسپیکر!

12۔ صوبائی حکومت اپنے محدود وسائل کے باوجود وفاقی حکومت کی مالی معاونت سے مختلف شعبوں

میں لوگوں کی بنیادی ضروریات فراہم کرنے کے لیے مصروف عمل ہے۔ ان اہم شعبوں میں کاموں کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے:-

### زراعت

13۔ زراعت کے شعبے کو ترقی دینے کے لیے صوبے بھر میں مختلف مقامات پر ترقیاتی منصوبے شروع کئے گئے ہیں۔ بلوچستان زرعی کالج بلیںی کو مزید تعلیمی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے 66.988 ملین روپے کی لاگت سے ایک ایکم پر عمل درآمد ہو رہا ہے۔ اس کالج سے تقریباً 500 طلباء زراعت کے مختلف شعبوں میں تعلیم حاصل کرچکے ہیں۔ نومبر 2007ء سے اس کالج میں ماسٹر ڈگری کلاسون کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

- 14۔ زرعی تحقیقات کے شعبہ میں بھی اس وقت 649.809 ملین روپے کی لاگت سے مختلف ترقیاتی منصوبوں پر کام ہو رہا ہے۔
- 15۔ اس طرح سے ایگر یکچھ ایکٹشن کے شعبہ میں بھی تقریباً 382.610 ملین روپے کی لاگت سے مختلف منصوبوں پر کام ہو رہا ہے۔
- 16۔ حکومت ملکہ زرعی انجینئرنگ کے بلڈوزروں سے تقریباً پندرہ ہزار سے اٹھارہ ہزار ہیکٹر ناقابل کاشت رقبہ کو قابل کاشت رقبہ میں تبدیل کر رہی ہے۔ اس مقصد کے لئے کاشتکاروں کو بھاری رقم کی سب سیڈی دی جا رہی ہے آئندہ مالی سال کے دوران ملکہ کو تقریباً تین لاکھ تیس ہزار گھنٹوں کا ہدف دیا گیا ہے۔ جس سے تقریباً 19 ہزار 748 ہیکٹر ناقابل کاشت رقبہ قابل کاشت رقبے میں تبدیل کیا جائے گا۔
- 17۔ بلوچستان میں 51 ہزار 360 ملین روپے کی لاگت سے جاری شدہ بڑے بڑے منصوبے جن میں میرانی ڈیم، سبکوئی ڈیم، کچھی نہر، پٹ فیڈر نہر کی توسعی، کیر تھر نہر، زیر زمین پانی کو ریچارج (Recharge) کرنا، بولان ڈیم ضلع کچھی، شادی کو رو ڈیم کی دوبارہ تعمیر، نوابا تو زی سٹوریج ڈیم ضلع قلعہ عبداللہ، دس ڈیلیا یکشنس ڈیم کی تعمیر اور ناڑی نہر کی بحالی شامل ہیں ان سے بلوچستان کی زرعی ترقی میں ایک ایسا سبز انقلاب برپا ہو گا جس سے بلوچستان کے غریب اور پسمندہ عوام کی خوشحالی کا ایک نیا دور شروع ہو گا۔ علاوہ ازیں حکومت بے زمین کاشتکاروں میں سرکاری زمین لیز (Lease) پر دینے کے پروگرام پر بھی غور کر رہی ہے۔
- 18۔ حکومت کی طرف سے اس وقت ٹیوب ویلوں پر تقریباً 2 ارب روپے کی سب سیڈی دی جا رہی ہے۔ خشک سالی کے اثرات کی وجہ سے حکومت اس سب سیڈی کو آنے والے مالی سال میں بھی اسی سطح پر قائم رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

## خواراک

- 19۔ ہمیں صوبے کی ضروریات کے لئے کافی مقدار میں گندم کی سالانہ ضرورت ہوتی ہے۔ ہمیں تقریباً چار لاکھ میٹر کٹ گندم اپنے صوبے میں باہر سے درآمد کرنی پڑتی ہے۔ جبکہ تقریباً بیس ہزار میٹر ک

ٹن صوبے سے ہی حاصل کی جاتی ہے۔ 3744.85 روپے فی میٹر ٹن کی سبیڈی حکومت کی طرف سے دی جاتی ہے۔ اس مقصد کے لئے آنے والے مالی سال کے دوران تقریباً 50 کروڑ سبیڈی کے لئے رقم مختص کی گئی ہے۔

### پانی

20۔ موجودہ مالی سال کے دوران مختلف پر گراموں کے تحت 103 نئی اور پرانی اسکیموں کی بحالی پر کام کر کے انہیں مکمل کیا گیا ہے۔

21۔ بڑے پروجیکٹ جن میں "سب کے لئے پینے کے صاف پانی کی فراہمی" اور "کچھی پلین و اٹر سپلائی" شامل ہے۔ انشاء اللہ اگلے مالی سال یعنی 09-2008 میں مکمل کر لیتے جائیں گے۔

22۔ کچھی پلین و اٹر سپلائی پروجیکٹ کی تکمیل سے بھاگ شہر، بختیار آباد، چھلکری، حاجی شہر اور اردگرد کی دیگر دیہات کے پانی کا دریہ یہ مسئلہ حل ہو جائیگا۔

23۔ پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے پروجیکٹ کے کل 567 فلٹریشن پلانٹ نصب کیتے جائیں گے اس طرح ہر یونین کونسل میں ایک فلٹریشن پلانٹ نصب کیا جائیگا۔

24۔ مزید برآں چمالانگ کے علاقے کو ترقی یافتہ بنانے کے حکومتی اقدامات کے تحت وہاں پانی کی فراہمی کے لئے کافی رقم مختص کی گئی ہے۔

25۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ گزشتہ خنک سالی کے دوران بند ہو جانے والی اسکیمات کی بحالی کے پروگرام کے تحت اس سال 12 اسکیمات بحال کی گئی ہیں جبکہ آئندہ سال 50 مزید اسکیمات بحال کر دی جائیں گی۔

26۔ گزشتہ سیالاب نے جہاں صوبے کے مختلف اضلاع میں نظام زندگی درہم برہم کر دیا ہے وہیں 413 واٹر سپلائی اسکیموں کو بھی شدید متأثر کیا ہے۔ ان متاثرہ اسکیمات میں سے 374 اسکیمیں بحال کی جا چکی ہیں۔ اور ان کی بحالی پر تحریکیہ لگت 14 کروڑ روپے تھے جس میں سے حکومت نے 6 کروڑ روپے رواں مالی سال میں فراہم کر دیئے ہیں اور 8 کروڑ روپے آئندہ سال مہیا کر دیے جائیں گے۔ علاوہ ازیں ڈیرہاں کے پروگراموں کے تحت صوبے کے تمام اضلاع میں آبنوشی اسکیمات بنائی جائیں گی۔

27۔ ان تمام اقدامات سے لوگوں کو پینے کے صاف پانی کی موجودہ شرح جو کہ 55 فیصد ہے بڑھ کر 62 فیصد ہو جائے گی۔

### صحت

28۔ اس وقت تقریباً (3000) تین ہزار ڈاکٹرز اور (2900) دو ہزار نوسازسوں اور پیر امیڈیکل اسٹاف کی مدد سے محکمہ صحت بلوچستان تقریباً ایک ہزار چار سو ہسپتالوں، رورل ہیلتھ سنٹرز، بیسک ہیلتھ سنٹرز، سول ڈسپنسریوں اور اس طرح کے دوسرے سنٹرز کی مدد سے جو کہ پورے بلوچستان میں پھیلے ہوئے ہیں مریضوں کی دیکھ بھال میں مصروف ہیں۔

### تعلیم

29۔ تعلیم کا شعبہ حکومت کی اہم ترین ترجیحات میں شامل ہے معیاری تعلیم کے موقع عام کرنے کے لئے صوبائی حکومت مختلف علاقوں میں تعلیمی ادارے قائم کر رہی ہے اس سلسلے میں دس کیڈٹ کالج قائم کئے جا رہے ہیں جن میں پانچ کالج تعمیر کے مراحل میں ہیں اور مزید پانچ منظور ہو چکے ہیں وفاقی حکومت سے فنڈ ز فراہم ہونے پر کام شروع کر دیا جائے گا۔ صوبہ میں فنی تعلیم کی سہولتیں بھی پیدا کی جا رہی ہیں اس سلسلے میں بلوچستان کے آٹھ شہروں یعنی تربت، گوادر، خانوzenی، مسلم باغ، اوتحل، لورالائی، خضدار اور سبی میں پولی ٹینیک انسٹی ٹیوٹ قائم کئے جا رہے ہیں۔ ان اداروں میں سے تین خواتین کے لئے مخصوص ہیں۔

30۔ اس کے علاوہ ایک ریز ڈینشل کالج اوتحل اور ایک ریز ڈینشل کالج ژوب میں قائم کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے عوام کو معیاری تعلیم کی سہولتیں میسر ہو جائیں گی بلوچستان کے کم و بیش ہر ضلع میں کسی نہ کسی نوعیت کا تعلیمی ادارہ قائم کیا جا رہا ہے تاکہ لوگوں کو تعلیم کی سہولتیں مقامی طور پر میسر آسکیں۔ اس کے ساتھ نجی تعلیم کے فروغ کی حوصلہ افزائی بھی کی جا رہی ہے۔ بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے توسط سے صوبہ میں 300 نجی تعلیمی ادارے قائم کرنے میں نجی اداروں کی مالی معاونت کی جائے گی۔

## لائیوستاک

31۔ بلوچستان اپنی قدرتی چراغا ہوں اور پروش حیوانات کی بدولت پاکستان کے دیگر صوبوں میں ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ گزشتہ نصف دہائی کی شدید خشک سالی کی وجہ سے جہاں قدرتی چراغا ہوں کو بُری طرح نقصان پہنچا ہے وہاں جانوروں کی پیداواری صلاحیت بھی متاثر ہوئی ہے۔

32۔ صوبائی حکومت جانوروں کو مختلف یماریوں سے تحفظ فراہم کرنے اور ان کی پیداواری صلاحیتوں کو مزید اباجا کرنے کے لئے انتہک کوششیں کر رہی ہے۔ تاکہ بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے حیوانی تجھیات کی کمی یعنی گوشت، انڈے اور دودھ وغیرہ پر قابو پایا جاسکے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے صوبے بھر میں 115 دیٹریزی ہسپتال 778 ڈپنسریاں 64 مصنوعی تخم ریزی کے مرکز 15 ڈیکٹی فارم 18 پولٹری فارم اور چھوٹے بڑے گوشت کی پیداوار کے لئے 3 سینٹر ز اور اون کی بہتر پیداوار کے لئے ایک مرکز کام کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ یماریوں کی بروقت تشخیص کے لئے صوبائی اور ضلعی سطح پر 14 سینٹر مصروف عمل ہیں۔

33۔ اس کے علاوہ مختلف یماریوں کے تدارک کے لئے 7.5 ملین ویکسین کی خواک صوبہ بھر کے مال مویشیوں کو مفت لگائی گئی اور تقریباً 63 لاکھ 67 ہزار 7 سو 40 جانوروں کا علاج معالجہ کیا گیا مختلف امدادی ایجنسیوں کے تعاون سے صوبے بھر میں بہت سے ترقیاتی منصوبوں پر کام جاری ہے۔ جن میں PSDP کے تحت 13 منصوبہ جات جاری ہیں جن کی کل مالیت 232 ملین روپے ہے جبکہ 11 نئے منصوبہ جات جن کی لاگت 319 ملین روپے ہے منظوری کے مراحل میں ہیں۔

34۔ ایک اور بڑا منصوبہ مرکزی PMSDP کا ہے یہ منصوبہ وزیر اعظم پاکستان کے خصوصی پیکج کے تحت شروع کیا گیا ہے جس کی تخمینہ لاگت 650.44 ملین روپے ہے اس منصوبے کا پہلا فیز مالی سال 2006-07ء کو مکمل ہو چکا ہے جبکہ دوسرا فیز پر کام جاری ہے جو کہ رواں مالی سال کے اختتام تک مکمل ہو جائے گا اس منصوبے کے تحت صوبہ بھر کے خشک سالی سے متاثر ہ غریب مالداروں کو بلا معاوضہ 1 لاکھ 25 ہزار 3 سو 34 بھیٹکبریاں تقسیم کی جا رہی ہیں تا حال اب تک تقریباً 80 ہزار بھیٹکبریاں غریب مالداروں میں تقسیم کی جا چکی ہیں۔

35۔ ایگر یکچھ لسپورٹ پروگرام کے تحت 4 منصوبہ جات جن کی مالیت تقریباً 300 ملین روپے

ہے ان پر بھی کام شروع کئے جا چکے ہیں۔

### بجلی

- 36۔ اس شعبے میں مرکزی حکومت آنے والے مالی سال میں مندرجہ ذیل ترقیاتی کام کرے گی:-

(i) 132 KV دیہاتوں کو بجلی مہیا کی جائے گی بسمہ، دروازہ اور حریمی میں

کے گرد اسٹیشن بنائے جائیں گے۔

(ii) 220 KV دادا اور خضدار ٹرانسیمیشن لائن پر کام کا آغاز کیا جائے گا۔ جس کے

مکمل ہونے پر بجلی کی کمی پر قابو پایا جاسکے گا۔ اور لوڈ شیڈنگ سے نجات مل سکے گی۔

(iii) 220 KV ڈی جی خان لورالائی کے لئے ترجیحی بنیادوں پر کام شروع کیا جائے

گا۔

(iv) سمشی تو انائی کے ذریعہ 300 دیہاتوں کو روشن کیا جائیگا۔

(v) خضدار میں 100 میگاوات کے پاور ہاؤس کا کام شروع کیا جائے گا۔

(vi) ایران سے 1000 میگاوات براستہ پولان 220 KV ٹرانسیمیشن لائن کے کام کا آغاز کیا جائے گا۔

vii) کوہلو اور ڈیرہ بگٹی میں 132 KV کے گرد اسٹیشن بمعہ ٹرانسیمیشن لائن کشمور سے

سوئی، ڈیرہ بگٹی پر کام کا آغاز کیا جائے گا۔

(viii) کشمور، سوئی اور ڈیرہ بگٹی ٹرانسیمیشن لائن اور گرد اسٹیشن کے پیسی ون منظور ہو گئے

ہیں اور ہر ایک اسکیم کے لئے 100 میلین روپے مہیا کئے گئے ہیں۔

(ix) 132 KV شاہرگ، زیارت ٹرانسیمیشن لائن اسکیم کے قابل عمل ہونے کے سلسلے

میں کارروائی ہو رہی ہے۔

### جنگلات اور جنگلی حیات

- 37۔ جنگلات کو محفوظ کرنے اور ان کی ترقی کے لیے آنے والے مالی سال کے دوران تقریباً 20 لاکھ

پودے لگائے جائیں گے۔

38۔ اس وقت جنگلات اور جنگلی حیات کے فروع کے لئے ممکنہ جنگلات میں 131.220 ملین روپے کی لاگت سے مختلف اسکیموں پر عمل ہو رہا ہے۔ اور تقریباً 338.473 ملین روپے کی لاگت سے مزید ترقیاتی منصوبوں پر عمل شروع کیا جا رہا ہے تاکہ جنگلات اور جنگلی حیات کے فروع میں کوئی کمی نہ رہے۔

### روڈ

39۔ حکومت آنے والے ماں سال کے دوران تقریباً 1200 کلومیٹر روڈ کو بلیک ٹاپ کرنے کا ارادہ دھتی ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سے پراجیکٹ روڈ اور تعمیراتی سیکٹر میں مکمل کئے جائیں گے۔

### محنت و افرادی قوت

40۔ نیوٹریک اسلام آباد کے تعاون سے آنے والے ماں سال کے دوران بلوچستان میں 188.19 ملین روپے کی لاگت سے تیرہ مقامات پر ویشنسن ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ قائم کئے جا رہے ہیں جن میں نوکنڈی، دالبندین، کاہان، میوند، گنداخہ، جھل مگسی، گندادوہ، بھاگ، دُکی، ماشکیل، درگ اور بارکھان شامل ہیں۔

### معدنیات

41۔ بلوچستان کا مستقبل شعبہ معدنیات کے حوالے سے بے حد روشن ہے معدنیات کے شعبہ میں گز شتنہ 5 سالوں کے دوران صوبے کی آمدنی 10 کروڑ سے بڑھ کر 50 کروڑ ہو چکی ہے۔

42۔ معدنیات کے شعبے میں ریکوڈ سونے اور تانبے کے ذخائر میں دنیا کا ساتواں بڑا ذخیرہ ہے اس منصوبے سے ہزاروں مقامی افراد کو روزگار کے موقع بھی فراہم ہوں گے اور صوبے کو 15 ارب سے 20 ارب روپے کی آمدنی بھی متوقع ہے۔

43۔ صوبہ بلوچستان اس وقت پاکستان میں کوئی بیڈاوار کے حوالے سے اول نمبر پر ہے۔ صوبے کی سالانہ بیڈاوار 20 لاکھن ہے کوئی بیڈاوار کے حوالے سے چمالانگ کا منصوبہ خصوصی اہمیت کا حامل ہے یہ منصوبہ حکومت بلوچستان کی کوششوں سے اب شروع ہو چکا ہے اس منصوبے سے 25 ہزار افراد کو روزگار کے موقع ملیں گے ایک اور اہم منصوبہ لیڈوزنگ دودر ہے جس سے جولائی 2008ء میں

پیداوار شروع ہو جائے گی۔ اور اس سے خاطر خواہ آمدی متوقع ہے۔

44۔ آئندہ سال ورلڈ بینک معدنیات کی تلاش کے شعبے میں 40 سے 45 میلین ڈالر کی سرمایہ کاری کرے گا علاوہ ازیں گذانی ماربل سٹی ہب کا قیام بھی عمل میں لایا جا رہا ہے۔ پاکستان اسٹیلز جو پہلے خام مال باہر سے منگوائی تھی اب اس نے بھی بلوجستان کا کوئلہ اور خام لوہا استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔

### گوادر

45۔ گوادر پورٹ کی وجہ سے نہ صرف انشاء اللہ تعالیٰ صوبہ بلوجستان بلکہ پاکستان سینٹرل ایشیاء کے خطے میں ایک انتہائی اہم تجارتی گیٹ وے کے طور پر ابھر کر سامنے آئے گا۔ اس بندرگاہ کی اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے بہت سے ترقیاتی کام کئے جا رہے ہیں جن میں خاص طور پر 129 کلومیٹر سروں لین / رائیٹ آف وے پر کام ہو رہا ہے جس میں 90 کلومیٹر پر کام مکمل ہو چکا ہے۔ 530 کلومیٹر کوٹل ہائی وے این ایچ اے نے 2446.5 میلین روپے کی لაگت سے مکمل کیا ہے۔ مزید 900 کلومیٹر گوادر رتوڈیروموڑوے پر کام جاری ہے۔ 350 بسٹروں پر مشتمل ہسپتاں کا کام جو کہ 52.446 میلین روپے کی لاجت سے بن رہا ہے جو آخری مراحل میں داخل ہو چکا ہے۔ پاکستان کے سب سے بڑے سپورٹ کمپلیکس پر کام جاری ہے جو کہ 1300 ایکڑ رقبہ پر محیط ہے اس پر اب تک 197.474 میلین روپے کی لاجت سے کام ہو چکا ہے۔ صوبائی حکومت نے گوادر انڈسٹریل اسٹیٹ تقریباً 30000 ایکڑ رقبہ پر قائم کی ہے اور مزید 1000 ایکڑ زمین وفاقی حکومت کے حوالے کی گئی ہے تاکہ اس پر ایکسپورٹ پر اسینگ زون کا قیام عمل میں لایا جاسکے۔

گوادر پورٹ اتحاری نے انٹرنیشنل پورٹ سنگاپور اتحاری کے تعاون سے تقریباً 2000 ایکڑ رقبے پر فری ٹریڈ زون (Free Trade Zone) قائم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے گوادر میں بے شمار سرکاری وغیر سرکاری ہاؤسنگ اسکیمیں بھی شروع کی جا چکی ہیں۔ سول ایسوی ایشن اتحاری ملک کا سب سے بڑا ایئر پورٹ بنانے کا منصوبہ بھی بنارہی ہے اور پاکستان ریلوے گوادر کو موجودہ ریل نیٹ ورک سے منسلک کرنے کا منصوبہ بنارہی ہے۔ ایک بڑی سبزی مارکیٹ، PC ہوٹل اور بہت سے ہوٹل تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ ان تمام ترقیاتی سرگرمیوں سے انشاء اللہ تعالیٰ بلوجستان ترقی کے نئے مراحل میں

داخل ہوگا۔

46۔ وفاقی حکومت بلوچستان کی ترقی میں انتہائی دلچسپی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ اور اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ جناب وزیر اعظم پاکستان سید یوسف رضا گیلانی نے خاص طور پر بلوچستان کے لئے مندرجہ ذیل اعلانات کئے ہیں:-

(i) وزیر اعظم نے اپنے صوابدیدی فنڈز سے صوبائی ترقیاتی پروگرام کیلئے تین ارب روپے کی اپیشنل گرانٹ دی ہے۔

(ii) ایک کمیٹی جو وزیر اعظم کی خصوصی ہدایت پر تشکیل دی گئی ہے اُس نے بلوچستان کے اوچ گیس رائٹی کی مد میں ملنے والی کم رقم کے بارے میں اپنی سفارشات پیش کر دی ہیں۔

(iii) نوشکی اور دالبندین کو بھلکی کی فراہمی کے لئے 640 میلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(iv) سوراب کو گیس کی فراہمی کے لئے 340 میلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(v) نوشکی کو پیپلز ورکس پروگرام کے تحت 360 میلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(vi) پانچ نئے تعمیر کئے جانے والے ڈیموں میں جن کی لاگت تقریباً 250 ارب روپے ہیں ان میں سے چار بلوچستان میں بنائے جائیں گے۔

(vii) وفاقی حکومت بلوچستان میں وفاقی ترقیاتی پروگرام کے تحت 42 ارب روپے خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(viii) وفاقی ملازمتوں میں بلوچستان کے مختص چھ فیصد کو شرکتی سے عمل درآمد کیا جائے گا اور جلد ہی بلوچستان کے لئے تقریباً 3800 خالی اسامیوں کا اعلان کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں بلوچستان کے نوجوانوں کو وفاقی ملازمتوں میں بھرتی کرنے کے لئے مطلوبہ تعلیمی قابلیت میں بھی نرمی کی جائے گی۔

(ix) سی این جی اسٹیشنز لگانے کے سلسلے میں جو پاندی لگائی گئی ہے اس میں بلوچستان کے لئے نرمی کی جائے گی۔

(x) دریائے ناڑی پر 1 ارب 70 کروڑ روپے کی لاگت سے (Waterways)

بنانے کا منصوبہ بھی وفاقی حکومت کے زیر گور ہے۔

47۔ اب میں ایوان کے سامنے مالی سال 2007-08ء میزائیے کا نظر ثانی شدہ تخمینہ پیش کر رہا ہوں۔

48۔ رواں سال کے لئے مجموعی محصولات کا ابتدائی تخمینہ 43 ارب 82 کروڑ 90 لاکھ 61 ہزار روپے ہے۔

49۔ مقامی محصولات کا ابتدائی تخمینہ 2 ارب 96 کروڑ 63 لاکھ 29 ہزار روپے لگایا گیا تھا۔ نظر ثانی شدہ تخمینہ 3 ارب 22 کروڑ 8 لاکھ روپے ہے۔ وفاقی محاصل سے ملنے والی رقم کا تخمینہ 40 ارب 86 کروڑ 27 لاکھ 32 ہزار روپے تھا۔

50۔ نظر ثانی شدہ تخمینہ 43 ارب 16 کروڑ 7 لاکھ 15 ہزار روپے ہے۔

51۔ رواں مالی سال میں کل جاری اخراجات کا ابتدائی تخمینہ 41 ارب 49 کروڑ 44 لاکھ 42 ہزار روپے تھا۔

52۔ نظر ثانی شدہ تخمینہ 39 ارب 95 کروڑ 45 لاکھ 19 ہزار روپے ہے۔

53۔ ترقیاتی اخراجات کا ابتدائی تخمینہ 13 ارب 47 کروڑ 36 لاکھ 34 ہزار روپے تھا۔

54۔ نظر ثانی شدہ تخمینہ 12 ارب 58 کروڑ 77 لاکھ 53 ہزار روپے ہے۔

جناب اسپیکر!

55۔ اب میں مالی سال 2008-09ء کے سالانہ بجٹ کی تقسیمات پیش کرتا ہوں۔

56۔ مالی سال 2008-09ء کے مجوزہ صوبائی بجٹ کا مجموعی جم 71 ارب 19 کروڑ 14

لाख 28 ہزار روپے ہے۔ اس میں صوبائی ترقیاتی بحث 15 ارب 74 کروڑ 53 لاکھ 20 ہزار روپے کا ہے۔ جس میں پیروں پر اجیکٹ کی امداد بھی شامل ہیں۔ جبکہ جاری اخراجات کا تخمینہ 47 ارب 52 کروڑ 17 لاکھ 26 ہزار روپے کا ہے۔ آمدنی کا مجموعی تخمینہ 62 ارب 38 کروڑ 52 لاکھ 67 ہزار روپے ہے۔ ان میں صوبائی وسائل سے حاصل آمدنی 3 ارب 47 کروڑ 65 لاکھ 81 ہزار روپے ہے جبکہ وفاقی حاصل سے حاصل رقم کا تخمینہ 48 ارب 5 کروڑ 1 لاکھ 68 ہزار روپے ہے اور سرمایہ کاری کی آمدنی کا تخمینہ 6 ارب 22 کروڑ 80 لاکھ روپے ہے۔ جبکہ پیروں ترقیاتی امداد 4 ارب 63 کروڑ 7 لاکھ 6 ہزار روپے ہے۔ صوبائی وسائل سے حاصل آمدنی کی تفصیل یوں ہے:-

#### محصولاتی آمدنی 97 کروڑ 21 لاکھ 61 ہزار روپے۔

غیر محصولاتی آمدنی 12 ارب 50 کروڑ 44 لاکھ 20 ہزار روپے۔

57۔ براہ راست منتقلیاں 8 ارب 51 کروڑ 98 لاکھ 51 ہزار روپے، گرانٹس یا امداد 13 ارب 60 کروڑ 75 لاکھ 27 ہزار روپے، قابل تقسیم ٹیکسوس میں حصہ 25 ارب 92 کروڑ 27 لاکھ 90 ہزار روپے ہے۔ اس طرح صوبے کی کل آمدنی کا تخمینہ 62 ارب 38 کروڑ 52 لاکھ 67 ہزار روپے ہے۔

58۔ جبکہ ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کا جم 71 ارب 91 کروڑ 14 لاکھ 28 ہزار روپے ہے اور یوں خسارہ 8 ارب 80 کروڑ 61 لاکھ 61 ہزار روپے بنتا ہے۔ جناب وزیر اعظم کے اعلان کے مطابق تین ارب روپے کی امداد ملنے سے یہ خسارہ کم ہو کر 5 ارب 80 کروڑ 61 لاکھ 61 ہزار روپے رہ جائے گا اور حکومت یہ خسارہ مقامی وسائل میں اضافہ، اخراجات میں کفایت اور وفاقی

حکومت سے حاصل شدہ امداد کے ذریعے پورا کرے گی۔

جناب اسپیکر!

۵۹۔ مالی سال 2008-09ء کے بجٹ کے خاص خاص نکات یہ ہیں:-

۱۔ صوبائی ترقیاتی اخراجات کے لئے 15 ارب 74 کروڑ 53 لاکھ 20 ہزار

(بشمل یونی امداد 3 ارب 98 کروڑ 79 لاکھ 36 ہزار) روپے تجویز کئے گئے ہیں۔ جبکہ

جاری اخراجات کا تخمینہ 47 ارب 52 کروڑ 17 لاکھ 26 ہزار روپے ہے۔

۲۔ صوبائی بجٹ کا مجموعی حجم 71 ارب 19 کروڑ 14 لاکھ 28 ہزار روپے ہے۔

۳۔ صوبے کے اپنے وسائل سے آمدنی کا تخمینہ 3 ارب 47 کروڑ 65 لاکھ

ہزار روپے ہے۔

۴۔ بجٹ کا خسارہ 8 ارب 80 کروڑ 61 لاکھ 61 ہزار روپے بنتا ہے۔

۵۔ ضلعوں کو وسائل کی منتقلی موجودہ سال کے 16 ارب 23 کروڑ 16 لاکھ 12

ہزار روپے نظر ثانی تخمینے کے مقابلے میں بڑھا کر 20 ارب 46 کروڑ 53 لاکھ 40 ہزار

روپے کئے جارہے ہیں۔

۶۔ ضلعی محکموں کو مستحکم کرنے کے لئے 8 کروڑ 50 لاکھ روپے کی کارکردگی گرانٹ رکھی

گئی ہے۔

۷۔ وفاق سے محصولات کی منتقلیوں کا تخمینہ 48 ارب 5 کروڑ 1 لاکھ 68

ہزار روپے ہے۔

جناب اپسیکر!

60۔ ہمارا اولین مشن بلوچستان کا معاشرتی استحکام، مستقل امن و امان کا قیام، حقیقی جموریت اور بلوچستان کے تمام عوام کی بلا امتیاز ترقی و خوشحالی ہے اور ہم سب مل کر اس اولین مشن کو انشاء اللہ تعالیٰ حاصل کر کے ہی دم لیں گے۔

جناب اپسیکر!

61۔ آخر میں میں آپ کا اور آپ کے توسط سے اس مجزز ایوان کے تمام ارکان کا انتہائی مشکور ہوں جنہوں نے نہایت صبر و تحمل کے ساتھ میری گزارشات سنیں۔  
بلوچستان سبز بات  
پاکستان پا نندہ باد۔

جناب اپسیکر: شکریہ وزیر خزانہ! اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 24 / جون 2008ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کی کارروائی شام 7 بجکر 15 منٹ پر اختتام پذیر ہوئی)



# بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 21 جون 2008ء بر طبق 16 جمادی الثانی 1429ھجری بروز ہفتہ۔

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
1	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	1
1	چیئرمینوں کے پیش کاعلان۔	2
2	رخصت کی درخواستیں۔	3
3	دعاۓ مغفرت۔	4
4	- بجٹ 2008-09	5